ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

محمد رمضان جاوید ❁
ڈاکٹر تحسین بی بی ❁❁
ڈاکٹر رئیس احمد مغل ❁❁❁

فورٹ ولیم کالج اور دہلی کالج میں اردو اصطلاحات سازی: 'فریم بیسڈ ٹرمینالوجی' کی روشنی میں

Urdu Terminology in Fort William College and Delhi College In The Light of Frame Based Terminology.

By *Muhammad Ramzan Javed, PhD Scholar, Dept. of Urdu, Qartaba University of Sciences & Information Technology, Peshawar Campus.*

Dr. Taseen Bibi, Assoc. Prof., Dept. of Urdu, Dept. of Urdu, Qartaba University of Sciences & Information Technology, Peshawar Campus.

Dr. Raees Ahmed Mughal, Assoc. Prof, Dept. of Urdu, Govt. Post Graduate College, Noshehra.

ABSTRACT

This short article is an effort to evaluate and compare, through Frame Based Terminology (FBT) the exertions in coinage and translation, of and from, Urdu terminologies by two early British Indian institutions. Fort William College was established to facilitate colonial officers and staff in native language; and Delhi College, with aim to spread modern knowledge in native languages is fitting case to study through FBT. The results depict that the difference in aims, reflected accordingly in all major realms of quality, coinage rules and standards, communicative acceptance, and durability of the terms. Terminology coined at Delhi College, due to its wider scope,

❁ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبۂ اردو، قرطبہ یونی ورسٹی آف سائنسز اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور کیمپس
❁❁ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، قرطبہ یونی ورسٹی آف سائنسز اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور کیمپس
❁❁❁ ایسوسی ایٹ پروفیسر، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، نوشہرہ

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

specific standards and popular support endured and flourished.

Keywords: Frame Based Terminology Urdu Terminology Fort William College Delhi College British India.

انگریزی زبان میں اصطلاح اور اصطلاح کے مطالعے کے لیے مخصوص شعبہ علم، دونوں کو ٹرمینالوجی کہا جاتا ہے۔ اردو میں ہم ان دو شعبوں میں، الفاظ کی حد تک، زیادہ بہتر انداز میں امتیاز کر سکتے ہیں یعنی ''اصطلاح'' اور ''اصطلاحیات''۔ اس بہتر تقسیم کے باوجود، بدقسمتی سے ہمارے ہاں ایسا کوئی الگ سے شعبہ علم موجود نہیں جسے ''اصطلاحیات'' کہا جا سکے۔ اردو میں اصطلاح سازی اور اس کے اصولوں پر کام کیا گیا ہے، لیکن تا حال وضع شدہ اصطلاحات کے نفسیاتی، سماجی، لسانی اور سیاسی تجزیے اور تفہیم کا کام منظم صورت میں نہیں ہو پایا ہے۔ عالمی سطح پر لسانیات کے ذیلی شعبے ''اصطلاحیات'' کے چار بڑے مدرسہ ہائے فکر پائے جاتے ہیں: روایتی، سوویت، پراگ اور ویانا۔ ان چار بنیادی مکاتب سے پھوٹنے والے کئی نظریہ ساز اصطلاح کی تفہیم کے لیے نئے طریقے وضع کرتے رہتے ہیں جن میں ایک جدید طریقہ ''فریم بیسڈ ٹرمینالوجی'' ہے۔ اس مختصر مقالے میں برطانوی ہند میں دو نوآبادیاتی علمی اداروں، فورٹ ولیم کالج اور دہلی کالج میں اردو اصطلاح سازی کا نظری تقابل ''فریم بیسڈ ٹرمینالوجی'' کی مدد سے کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اصطلاح سازی کا عمل روزمرہ سماجی ضروریات سے جڑا ایک ابلاغی وظیفہ ہے۔ معاشرے کی سطح پر اصطلاح وضع کرنے کے لیے نہ کسی اختصاصی مہارت کی ضرورت ہے اور نہ ہی یہ عمل کسی منصوبہ بندی کے تحت آگے بڑھتا ہے۔ کسی بھی شعبہء زندگی سے وابستہ افراد جب کسی عام لفظ یا الفاظ کی ترکیب کو، محدود اور نئے تصورات کے ساتھ استعمال کرنا شروع کریں، یہ اصطلاح ہے۔ اس لیے اصطلاح سازی کا عمل ویسا ہی فطری عمل ہے جیسے معاشرے میں ابلاغ کی ضرورت پورا کرنے کے لیے نئے الفاظ وضع ہوتے ہیں۔ تاہم اصطلاح کیسے وضع ہوتی ہے، کیوں وضع ہوتی ہے اور ابلاغی اعمال میں اس کی کیفیت اور ماہیت کیا ہے، یہ براہ راست علم لسانیات سے متعلق مہارتیں ہیں۔ علم لسانیات میں اس پہلو پر غور کیا جاتا ہے کہ کس طرح کوئی اصطلاح وضع کی جاتی ہے اور کیوں؟ کس قسم کی اصطلاحات رواج پاتی ہیں اور کیوں؟ اصطلاح کے کتنے حصے اور لسانی اعتبار سے کیا افعال ہوتے ہیں۔[(۱)]

اصطلاحات کے مطالعہ کے لیے اب تک اردو زبان میں شخصی ذوق، درجہ مہارت اور شخصی نظریات کو کام میں لایا گیا ہے۔ اس کی سب سے روشن مثال وحید الدین سلیم پانی پتی (۱۹۲۷ء۔۱۸۶۹ء) کی اردو اصطلاح

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2719-1915 (Online)

سازی اور اس کے لیے اصول وضع کرنے کی مہتم بالشان کوشش ہے۔ عثمانیہ یونی ورسٹی کے دارلترجمہ میں وضع اصطلاحات کے لیے ان کی عملی خدمات کے ساتھ سب سے اہم کارنامہ 'اصول وضع اصطلاحات'' ہے جو ان کی وسعت مطالعہ اور دیگر زبانوں میں وضع اصطلاحات کے تجزیہ کا نتیجہ ہے۔ اردو زبان میں اگرچہ یہ کتاب ایک سو سال پہلے شائع ہوئی، تاہم گزشتہ ایک صدی میں وضع اصطلاحات پر اس کے بعد، اداروں کی سطح پر بھی اسی کام کو راہنما بنایا گیا۔ یوں اردو میں اداروں کی سطح پر بھی ذاتی مطالعہ، شخصی رائے اور غیر معروضی لیکن مجرب اصول پیش کرنے کا سلسلہ جاری رہا اور تا حال جاری ہے۔

دنیا بھر میں اس کی سائنسی تفہیم اور تجزیہ کی روایت جاری ہے، اور اصطلاحات کا مطالعہ لسانیات کے علم میں 'تخصیصی الفاظ'' کے ذیل میں کیا جاتا ہے۔ اس لیے وہ بحثیں جنھیں ہم اردو میں ''اصول وضع اصطلاحات'' کے تحت بیان کرتے ہیں، لسانیات میں اس کے لیے 'ٹرمینوگرافی'' کا شعبہ ہے۔ یعنی ''اصطلاحیات'' وہ علم ہے جس میں اصطلاحات کے مطالعہ کے لیے اصول اور طریقے وضع کیے جاتے ہیں جب کہ ''ٹرمینوگرافی'' وہ شعبہ ہے جس میں اصطلاحات سے ملنے والے ڈیٹا کا متعین اصولوں کے تحت مطالعہ کیا جاتا ہے۔[۲] اردو اصطلاحات کو اس کے وسیع تر سماجی، سیاسی اور اقتصادی وعلمی پس منظر میں سمجھنے کے لیے ''وضع اصطلاحات'' کے ساتھ ساتھ اب تفہیم اصطلاحات بھی یقیناً نئے حقائق سامنے لانے کا باعث ہوگی۔ یہ مختصر مقالہ ان جدید نظریات میں سے محض ایک نظریہ ''فریم بیسڈ ٹرمینالوجی'' کی اردو اصطلاح سازی کے عمل کے ایک متعین دور پر اطلاق کی کوشش ہے۔ مزید یہ کہ اصطلاحیات کا بنیادی وظیفہ نظریات کا عملی اطلاق ہے، تاہم تحدید صفحات کے باعث یہ مقالہ 'فریم بیسڈ ٹرمینالوجی'' کے نظری پہلوؤں تک محدود ہے، جب کہ اردو اصطلاحات پر اس کی اطلاقی جہت کی وضاحت کے لیے علیحدہ مقالہ تحریر کیا گیا ہے۔

''فریم بیسڈ ٹرمینالوجی'' غرناطہ یونی ورسٹی کے پروفیسر پامیلا فیبر اور ان کی ٹیم نے وضع کی ہے۔ پامیلا نے اصطلاحات کو 'نفسیاتی لسانیات'' (Psycholinguistics) کے تصور تفہیم (Cognition) سے جوڑا ہے۔ اس علمی کام کے لیے اُن کی نظریاتی بنیاد ''معنیات'' پر پیش کی گئی تھیوری ''فریم سیمانٹکس'' ہیں جو امریکی ماہر لسانیات، چارلس جے فلمور نے پیش کی۔ فریم سیمانٹکس کا لب لباب یہ ہے کہ لفظ کے مکمل معنی محض اکائی سے سمجھنا ناممکن ہے۔ اس کے لیے لفظ کے تمام سماجی لسانی اور دیگر متعلقات کا مطالعہ لازم ہے۔[۳] سادہ الفاظ میں ان کے نظریہ کو سمجھنے کے لیے یہ جملہ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے لفظ کی مکمل تفہیم کو انسائیکلوپیڈیائی تفصیلات سے جوڑ دیا ہے۔

پامیلا فیبر نے اس تھیوری کا اطلاق اصطلاحیات پر کیا، اور اپنا نظریہ پیش کیا۔ پامیلا نے واضح کیا کہ اگرچہ

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

فلمور کے نظریات نفسیاتی لسانیات کے ایک رخ تفہیمی معنیات (cognitive semantics) کی بہترین تشریح کر سکتے ہیں لیکن تفہیمی لسانیات بلکہ زیادہ متعین طور پر تفہیمی تفاعلیات (cognitive pragmatics) جیسی کوئی چیز نہیں پائی جاتی۔ وضع کردہ اصطلاحات جب ابلاغ کے آلے کے طور پر استعمال ہوتی ہیں تو اس ماحول اور عناصر کا تجزیہ کرنے کے لیے کوئی سائنسی طریقہ کار موجود نہیں۔[۴] یوں پامیلا نے تفہیمی لسانیات کے اس شعبے پر اپنی ٹیم کے ساتھ کام کیا اور اسی ضمن میں اصطلاحات پر ان کا کام نئے نظریات اور امکانات کا باعث بنا۔ ان کا ایک بنیادی سوال یہ رہا کہ ایک فرد وضع شدہ اصطلاح کی تفہیم کیسے کرتا ہے اور کون کون سے عناصر معاون ومزاحم ہوتے ہیں، ان کی تحقیق کی بنیاد ہے۔ ''فریم بیسڈ ٹرمینالوجی'' کا بنیادی دعویٰ یہ ہے کہ کسی بھی شعبہ کی اصطلاحات کی تفہیم کے لیے ان کے وضع کرنے کا مقصد ہی اہم عنصر ہے۔ وضع کی گئی اصطلاحات کی تفہیم کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کے واضعین کے سامنے وہ کیا کام تھا جسے وہ ''انجام دینا'' چاہتے تھے۔ اس بنیادی اصول کو راہنما بنا کر یہ تھیوری وضاحت کرتی ہے کہ اصطلاحات کا تجزیہ کرنے کے لیے اگر اس کی لسانی ساخت اور اصطلاح کے ہر جوڑ کا نحوی وصرفی تجزیہ اس کے سماجی ولسانی پس منظر میں کیا جائے تو اصطلاح سازی کے مقاصد اور ان کی معیار بندی سے لے کر ان کے استعمال اور رواج تک کے تمام سلسلے باہم مربوط صورت میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

اس لیے اس تھیوری کے مطابق اصطلاحات کی تفہیم کے لیے تین اصول وضع کیے گئے ہیں: اول، اصطلاح میں شامل تصورات کا باہمی تعلق دریافت کرنا؛ دوم، اصطلاح کے مختلف حصوں کا تجزیہ؛ اور سوم، مختلف زبانوں کے ذخیرہ الفاظ کی مدد سے، زیرِ مطالعہ اصطلاحات کی معنیات اور سیاق کے تجزیہ کی مدد سے نتائج اخذ کرنا۔ ان تین اصولوں کا اطلاق عمومی سے خصوصی اور خصوصی سے عمومی، ہر دو طریقوں کے بہ یک وقت استعمال سے کیا جاتا ہے۔ یعنی اصطلاحات کا تجزیہ کرنے کے لیے ان سے متعلق تمام زبانوں کے الفاظ اور ان کے سیاق کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے؛ اور اس کے ساتھ ساتھ اس شعبہ کے ماہرین کی آرا اور حوالہ جاتی مواد جیسے ڈکشنری، انسائکلو پیڈیا سے بھی مدد لی جاتی ہے۔

اردو میں وضع اصطلاحات کی تاریخ دیکھیں تو ترجمہ اور اصطلاح کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس خطے میں اردو زبان سے وابستہ افراد ہمیشہ برصغیر اور عالمی قوتوں کے تعاملات سے جڑے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے ابتدائی دور سے اردو کے عالم اور ماہرین فن اصطلاحات کے لیے ترکی، عربی، فارسی، اور مابعد انگریزی و یورپی زبانوں سے ترجمہ پر انحصار کرتے رہے۔ اسی لیے اردو زبان وادب میں مستعمل ومروّج اِصطلاحات کا ایک بڑا ذخیرہ براہ راست ترجمہ کی مرہون منت ہے۔

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

بنیادی طور پر وضع اِصطلاحات کی نوعیت دو طرح کی ہوتی ہے (الف) مترادفاتی اور (ب) طبع زادی۔[۵] دوسری زبان کی اِصطلاحات کو اپنی زبان میں منتقل کرنا مترادفاتی اِصطلاحات کے زمرے میں آتا ہے، جس کا ایک ذریعہ ترجمہ ہے؛ جب کہ اس کے برعکس طبع زاد اِصطلاحات وضع کرنے کے کا مطلب اپنی زبان میں اِصطلاحات کا اختراع ہے۔ اردو میں انفرادی سطح پر ترجمہ اور اِصطلاحات سازی کا آغاز اردو زبان کے اوّلین عہد ہی میں شروع ہو گیا تھا۔ اس ضمن میں معروف محقّق ڈاکٹر عطش درّانی کا بھی موقف ہے کہ اردو زبان میں اِصطلاحات سازی کا آغاز چودھویں صدی عیسوی میں صوفیانہ اِصطلاحات سے ہوا؛ تاہم اسے باضابطہ آغاز نہیں کہا جا سکتا۔ اردو ادب کی تاریخ میں فورٹ ولیم کالج پہلا ادارہ ہے جس نے باقاعدہ ترجمہ کی طرح ڈالی اور ترجمے کی کوکھ سے اِصطلاحات نے جنم لیا۔ دہلی کالج اس قبیل کا دوسرا بڑا ادارہ ہے، جس نے اردو تراجم اور اِصطلاحات سازی کی روایت کو مستحکم کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ کالج سے منسلک قلم کاروں نے بلند پایہ اور معیاری تراجم کی طرح ڈالی۔ تراجم کی بدولت لامحالہ اصطلاحات سازی کو بھی فروغ حاصل ہوا۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی رقم طراز ہیں:

> فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے مصنّفوں نے بلند پایہ اور معیاری ترجمے کیے۔ اردو داستانوں کا ذخیرہ کالج اور بیرون کالج کے قدیم مترجمین کی مساعی کا مرہون منت ہے۔ داستانوں کے علاوہ تصوّف، مذہب اور تاریخ وغیرہ کے موضوعات سے متعلق بے شمار عربی اور فارسی کتابوں کے ترجمے بھی ہوئے۔[۶]

فورٹ ولیم کالج کے تحت ترجمہ ہونے والی کتب میں چند معروف اور نمائندہ کتب، اردو نثر کی ارتقا کا اہم حصہ ہیں۔ اس کی ایک نمائندہ فہرست ترتیب دینی ہو تو ان کتب کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا:

نوطرزِ مرصّع (عطا حسین خان تحسین)، باغ و بہار (میر امن دہلوی) گنجِ خوبی (میر امن دہلوی)، بہارِ دانش (شیخ عنایت اللہ)، گل زارِ دانش (حیدر بخش حیدری)، طوطی نامہ (محمد قادری) توتا کہانی (حیدر بخش حیدری)، آرائشِ محفل (حیدر بخش حیدری)، گل زار ابراہیم (علی ابراہیم خان)، گلشن ہند (مرزا علی لطف)، اخلاقِ ہندی (میر بہادر علی حسینی)، شکنتلا (کاظم علی جوان)۔

ان کتب کے حوالے سے یہ بنیادی نکتہ پیش نظر رہے کہ ان کے نصابی ضروریات کا تقاضا تھا کہ تمام کتب میں املا اور اصطلاحات میں یکساں معیار اختیار کیے جائیں۔ اس لیے لامحالہ کتاب کے لکھنے سے پہلے، دوران اور بعد میں، اس بات کا اہتمام کیا جاتا کہ مبتدی تمام کتب میں ایک جیسی املا، اعراب اور اصطلاحات پڑھیں اور سیکھیں۔ کالج کے نصاب کی تیاری کے حوالے سے ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں:

> کالج کے قیام کے بعد نصاب کا مسئلہ تھا، ارباب کالج کے سامنے دو صورتیں تھیں، یا تو نئی نصابی کتب مرتب کروائی جاتیں یا پہلے سے موجود ادبی مواد سے کام چلایا جاتا۔ لیکن کالج کے مخصوص مقاصد کے لحاظ سے ہر دو صورتیں ناقابل قبول تھیں۔(۷)

اس لیے مسئلہ کا حل یہ نکالا گیا کہ عام بول چال میں، دلچسپ داستانوں کو ایسے مرتب کرایا جائے کہ وہ یکساں املا اور اصطلاحات کے تدوینی مرحلے سے گزریں۔ یوں یہ کتب تہذیب و ثقافت کے ساتھ ان تمام اصطلاحات کے ترجمہ کا بھی نکتہء آغاز تھیں جن سے تعارف غیر ملکی افسران اور اہل کاروں کے لیے ضروری خیال کیا گیا۔ فریم بیسڈ ٹرینالوجی کو سامنے رکھتے ہوئے، ان تمام تصانیف کا وہ مقصد جو واضعین کے سامنے تھا، وہ جاننے کے لیے ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری کا تجزیہ اہم ہے۔ فورٹ ولیم کالج کے زیرِ اہتمام پروان چڑھنے والے تصنیفی و تالیفی رجحانات پر لکھتے ہیں:

> اس کالج کا قیام اردو کی ترقی کے لیے ایک منظم تحریک ثابت ہوا۔ چناں چہ (۱۸۰۰ء) کے بعد کالج کے زیرِ اہتمام اور اس کے اثر سے بیرون کالج متعدد غیر ملکیوں کی توّجہ سے قواعد، لغات، اِصطلاحات، محاورات اور ضرب الامثال کے مختلف پہلوؤں پر تالیف کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔(۸)

فورٹ ولیم کالج نے تراجم کے ذریعے مقامی زبان و اصطلاحات اور تہذیب کے متعلق نوآبادیاتی افسران کے علم میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ یورپی علوم کی اصطلاحات کے مقامی ترجمہ پر بھی توّجہ دی۔ یہ سرگرمی بھی فورٹ ولیم کالج کے قیام کے بنیادی مقصد سے ہم آہنگ تھی۔ ڈاکٹر گلکرسٹ نے دو جلدوں پر مشتمل انگریزی ہندوستانی لغت مرتب کیا جس کی مدد سے انگریزی اِصطلاحات کو اردو زبان میں متعارف کرایا گیا۔ علاوہ ازیں جان ولیم ٹیلر نے ہندوستانی انگلش ڈکشنری ترتیب دی۔ اس طرح غیر ملکی زبان کی اِصطلاحات کو اردو زبان میں منتقل کرنے کا موقع میسر آیا، جس سے اردو زبان کے ذخیرۂ الفاظ میں وسعت آ گئی۔ ڈاکٹر عطش درّانی کے بقول:

> سب سے پہلے انگریزوں نے بحری ملازموں کو عسکری اِصطلاحات سے آگاہ کرنے کے لیے ۱۸۱۱ء میں فورٹ ولیم کالج کے تھامس روبک کا جہاز رانی کا لغت (Navel Dictionary) مرتب ہوا۔(۹)

جہاز رانی اور نوآبادیت کے بنیادی تعلق کو پیش نظر رکھیں تو اس شعبے میں اولین ترجمہ کی وجہ سمجھنا سہل ہو جاتا

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ہے۔ تاہم اس لغت کی تالیف محض جہاز رانی تک محدود نہ تھی بلکہ نوآبادیاتی ضروریات کے دیگر اہم شعبوں پر محیط تھی۔ معروف مؤرخ حامد حسن قادری نے اپنی تالیف "داستانِ تاریخِ اُردو" میں مذکورہ لغت کے مندرجات کو نسبتاً وضاحت سے بیان کیا ہے:

> کپتان ٹامس روبک نے ڈاکٹر گلکرائسٹ کو ہندوستانی لغت تیار کرنے میں مدد دی اور خود لغت جہاز رانی لکھی۔ جس میں جہاز رانی کے متعلق اصطلاحات اردو انگریزی میں جمع کیں اور ایسے الفاظ اور فقرے بھی جمع کر دیے جو میدان جنگ اور فوجی بارکوں میں ہندوستانی سپاہیوں کے ساتھ گفتگو کرنے میں کام آئیں۔ اسی میں اردو قواعد کے متعلق بھی ایک ضمیمہ شامل کر دیا۔ یہ کتاب کلکتہ میں ۱۸۱۱ء میں چھپی۔ (۱۰)

فورٹ ولیم کالج کی ادبی اور لسانی تصانیف کا تجزیہ کیا جائے تو اصطلاحات کی حد تک ان کے واضعین کا واضح مقصد نوآبادکار افسران اور اہل کاروں کو ان کے معلوم تصورات کی مدد سے، اس نئے اور نامعلوم خطے کی اصطلاحات سے آگاہی دینا ہے۔ اصطلاحات کے اطلاقی تجزیے سے وہ مضحکہ خیز صورت بھی سامنے آتی ہے جب مقامی فنون اور علوم کو مغربی فنون پر قیاس کر کے تعمیرات، موسیقی، لباس اور دیگر شعبوں میں گمراہ کن اصطلاحات وضع کی گئیں۔ تاہم نظری تجزیے کی حد تک فورٹ ولیم کی اصطلاحات، مغربی افراد کی تفہیم کے لیے وضع کی گئیں اور جب ان کے ابلاغیاتی عمل کا تجزیہ کیا جائے تو ان وضع کردہ اصطلاحات کا بہت ہی کم حصہ مفید ثابت ہوا۔

فورٹ ولیم کالج کے بعد دہلی کالج (۱۸۲۵ء) نے اِصطلاحات سازی پر خصوصی توجہ مرکوز کی۔ خالصتاً تدریسی مقاصد کے پیشِ نظر جدید سائنسی علوم کی کتب کے تراجم کا منصوبہ بنایا گیا۔ تاہم جیسا کہ دہلی کالج پر لکھے گئے مقالات میں اس نکتے کو اچھی طرح واضح کیا جا چکا ہے، اس منصوبے کا مقصد مغربی علوم کا مقامی زبانوں میں ترجمہ اور نوآبادیات میں موجود افراد کو اپنی تہذیب اور تعلیمی نظام سے متعارف و مرعوب کرنا تھا۔ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے دہلی ورنیکلر ٹرانسلیشن سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس طرح اردو زبان میں پہلی بار باضابطہ طور پر سائنسی موضوعات پر مشتمل کتب کی اشاعت کا اہتمام کیا گیا۔ جہاں تک فورٹ ولیم کالج کا تعلق ہے تو اس میں عربی، فارسی اور سنسکرت سے ترجمہ شدہ بیشتر کتب مذہبی اور داستانی موضوعات لیے ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس دہلی کالج میں جدید علوم کے فروغ کے لیے تراجم کا سہارا لیا گیا جو انسانی ترقی کے لیے زیادہ ضروری تھا۔ ڈاکٹر تبسّم کاشمیری لکھتے ہیں:

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

> دلّی کالج اور ورنیکلر ٹرانسلیشن سوسائٹی شمالی ہند میں اردو زبان کے ترجموں کے مرکز بن گئے تھے اور یہاں سے جدید علوم کے ترجموں کی ایک تحریک سی چل پڑی تھی۔اس مہم میں سرکارِ انگلشیہ کے علاوہ مقامی حضرات کی مالی معاونت بھی حاصل تھی۔اردو زبان میں علوم کے ترجمے کی تحریک کالج کے پڑھے لکھے استاد پوری جدوجہد سے کر رہے تھے۔ ماسٹر رام چندر ان علما میں تھے جو یہ سمجھتے تھے کہ ہندوستانی طلبہ میں فروغ علم کے لیے ترجمہ کی ضرورت ہے اور وہ اردو زبان کو اس مقصد کے لیے استعمال کرنے کے حق میں تھے۔(۱۱)

دلی کالج نے ہندوستانیوں کی قدامت پرستی پر جدیدیت کو غالب کرنے کی مؤثر کوشش کی۔ دلّی کالج کی تعلیمی سرگرمیوں کی ایک مخصوص جہت متعین کرنے میں جن غیر ملکیوں نے اہم کردار ادا کیا ان میں مسٹر ٹیلر، ڈاکٹر اسپرنگر، مسٹر کارگل اور مسٹر فللکس کے نام نمایاں ہیں۔ دلّی کالج میں تراجم کی جاندار روایت کے حوالے سے ڈاکٹر انور سدید لکھتے ہیں:

> دلّی کالج میں مسٹر فللکس بوترو کی عطا یہ ہے کہ انھوں نے مغربی علوم کو رائج کرنے کے لیے دیسی زبان کو وسیلہ بنایا اور دہلی ورنیکلر ٹرانسلیشن سوسائٹی کے تحت علوم مفیدہ کی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کروایا، چناں چہ فلسفہ، ریاضی، کیمیا، طبیعات، تاریخ اور نباتیات وغیرہ کی متعدد کتابیں تھوڑے سے عرصے میں اردو میں منتقل ہو گئیں اور ان سے نہ صرف کالج کے طلبہ نے فائدہ اٹھایا بلکہ دوسرے لوگوں نے بھی ان تراجم کے ذریعے سے ان علوم سے واقفیت حاصل کی۔(۱۲)

دہلی کالج کے قیام کا اوّلین مقصد برصغیر کے لوگوں کو جدید علوم سے روشناس کرانا اور تراجم اور اِصطلاحات سازی کو فروغ دے کر اردو زبان کو وسعتوں سے ہمکنار کرنا تھا۔ اس کے برعکس فورٹ ولیم کالج کے قیام کا اصل مقصد سیاسی و معاشی مقاصد کا حصول تھا۔ یہ مقامی باشندوں کو علوم وفنون سے بہرہ مند کرنے کے بجائے ایسٹ انڈیا کمپنی کے ملازمین کو نظریہ ضرورت کے تحت اردو زبان سکھانے کے لیے قائم کیا گیا۔یوں فریم بیسڈ ٹرمینالوجی کے تحت دونوں اداروں کی اصطلاحات کا تجزیہ کرنے کے لیے جو معیارات طے کیے جائیں گے اس میں بنیادی طور پر اس امر کا لحاظ رکھا جائے گا کہ دو الگ شعبوں میں نوآبادیاتی مقاصد کے حصول کے لیے سرگرم ان اداروں کی کوشش کے نتائج میں بھی فرق نمایاں ہے۔ تالیف و ترجمہ کا شعبہ فورٹ ولیم کالج میں قائم کیا گیا مگر اس کے

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

محرکات سیاسی نوعیت کے تھے۔ڈاکٹر انور سدید اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> تاریخ وضع اِصطلاحات کے ابتدائی دور پر نظر ڈالیے تو سب سے پہلے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ فورٹ ولیم کالج کی اصطلاح سازی میں سیاست کا عمل دخل تھا۔(۱۳)

فورٹ ولیم کالج نے اِصطلاحات سازی کے مقابلے میں تراجم کو نسبتاً زیادہ اہمیت دی۔جس کی بنیاد غیر ملکی افسران کو مقامی زبان و تہذیب سے متعارف کرانا تھا۔فورٹ ولیم کالج نے اِصطلاحات سازی کے لیے باقاعدہ اصول وضع نہیں کیے۔اس ضمن میں دہلی کالج کو یہ اختصاص حاصل ہے کہ اس ادارہ نے وضع اِصطلاحات کے باقاعدہ اصول مرتّب کیے۔ دہلی کالج کی اصطلاح سازی کی منظم کوششوں کو مقامی اہلِ علم کو ہمیشہ سے متاثر کیے رکھا ہے۔سید باقر حسین نقوی دہلی کالج کے تراجم اور اِصطلاحات سازی کے ضمن میں پیش کردہ خدمات کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> یہ کالج ۱۸۲۵ء میں قائم کیا گیا اور اس کالج کے تحت علوم وفنون کے ترجمے کے لیے اِصطلاحات سازی کا باقاعدہ ایک شعبہ قائم کیا گیا۔بیش قیمت اِصطلاحات وضع کی گئیں اور وضع اِصطلاحات کے اصول مرتّب کیے گئے۔اس سوسائٹی کے تحت تقریباً ڈیڑھ سو کتابوں کا ترجمہ کیا گیا جن میں سے ۵۱ کتابیں ریاضیات، طب، معدنیات اور زراعت ایسے مختلف مضامین کے تراجم واِصطلاحات پر مشتمل تھیں۔ ان موضوعات کی حامل کتابوں کے تراجم کی بدولت سائنسی، فنی اور تکنیکی اِصطلاحات کا ایک ایسا ذخیرہ جمع ہوا جس نے نہ صرف اردو زبان کو تنگ دامانی کے احساس سے نکال کر وسعتوں کی لذت سے آشنا کیا بلکہ علوم جدیدہ کی اس زبان میں تحصیل کو سہل تر بنا دیا۔(۱۴)

ان مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے اس بات کا تقابل کیا جائے کہ دہلی کالج نے کیا کام انجام دیا،توفورٹ ولیم کالج کے مصنّفین ومترجمین نے پچاس (۵۰) کتابیں اردو میں تصنیف، تالیف اور ترجمہ کیں؛ جب کہ دہلی کالج کے زیرِ انتظام تصنیف و تالیف اور ترجمہ ہونے والی کتب کی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو (۱۵۰) ہے۔ البتہ مولوی عبدالحق نے اپنی معروف کتاب مرحوم دہلی کالج میں سوسائٹی کے ترجموں اور تالیفات کی فہرست میں ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) کتب کا اندراج کیا ہے۔تصنیفات و تالیفات خصوصاً تراجم و اصطلاحات سازی کی تاریخ میں مذکورہ

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

اداروں کا مقام متعین کرنا مقصود ہو تو بلا تأمل یہ رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ معیار اور مقدار ہر دو حوالہ سے دہلی کالج کو فورٹ ولیم کالج پر برتری حاصل ہے۔ ذیل میں ان کتب کی جزوی فہرست پیش کی جاتی ہے، جن کے عنوانات سے دہلی کالج کی علمی ترجیحات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

تاریخ انگلستان مترجم گولڈ سمتھ؛ الجبرا مترجم برجز؛ اصول علم ہیئت مترجم ہرشل؛ رسالہ کمسٹری مترجم پارکر؛ قانون محمدی فوج داری (ترجمۂ کتاب میکناٹن)؛ قانونِ مال مترجم مارشمین؛ پولیٹیکل اکانومی (معاشیات) مترجم ویلنڈ؛ جغرافیہ طبعی مترجم ٹریل؛ مساحت مترجم تھیوڈولک؛ ہندوستان کے پیداواری ذرائع مترجم رایل؛ رسالہ علم برق مترجم زاجٹ۔

اہم کتب پر مشتمل اس جزوی فہرست سے واضح ہے کہ یہاں ترجیحات مغربی علوم اور تہذیب کو نوآبادی معاشرے میں متعارف کرانا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اِصطلاحات سازی کے لیے باقاعدہ اصول مرتّب کرنے کی ضرورت کا احساس ہوا۔ ان اصولوں کی اہمیت اور قدر و قیمت کے پیش نظر انھیں مولوی عبدالحق نے اپنی تصانیف "مرحوم دہلی کالج" (مطبوعہ ۱۹۴۵ء، دہلی) اور "اردو میں علمی اِصطلاحات کا مسئلہ" (مطبوعہ ۱۹۴۹ء، کراچی) میں تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں میجر آفتاب حسن نے اپنی تالیف "اردو ذریعۂ تعلیم اور اِصطلاحات" (مطبوعہ ۱۹۶۵ء، کراچی) اور ڈاکٹر عطش درّانی نے اپنی تحقیقی کاوش بعنوان "اردو اِصطلاحات سازی" مطبوعہ ۱۹۹۳ء، اسلام آباد) میں تمام اصول بیان کیے ہیں۔

اصطلاح سازی کے حوالے سے ان آٹھ اصولوں کو تقریباً تمام اہلِ علم نے اُردو کو علمی زبان بنانے کی پہلی باقاعدہ کوشش قرار دیا ہے۔ تاہم فریم بیسڈ تھیوری کو مدنظر رکھ کر ان آٹھ اصولوں کا تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ تمام اصولوں کی بنیاد دو علمی مفروضے ہیں: اول، تمام جدید علوم انگریزی زبان میں موجود ہیں، اس لیے بنیادی مسئلہ انگریزی اور یورپی زبانوں سے اصطلاحات کا ترجمہ کرنا ہے۔ یعنی 'وضع' اصطلاحات کے بجائے یہاں اصطلاحات اور ان کے تصورات کا 'ترجمہ' بنیادی مقصد ہے۔ دوم، یہ طے کر دیا گیا ہے کہ ترجمہ کا شعبہ سائنسی علوم ہیں۔ معاشرتی علوم اور وہ تمام علوم جو شعور و شخصی آزادی سے متعلق ہیں، ان کی اصطلاحات کے لیے کوئی اصول وضع کرنا اہم نہیں سمجھے گئے۔

ڈاکٹر انور سدید فورٹ ولیم کالج اور دہلی کالج کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> فورٹ ولیم کالج انگریزوں کو ہندوستانی زبان اور معاشرت سے آگاہی مہیا کرنے کا ادارہ تھا۔ اس کے برعکس انگریزی تصوّرات اور علوم کی تربیت گاہ دلّی کالج

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

> تھا۔ فورٹ ولیم کالج غیر ملکی نوواردوں کی تعلیم کے لیے قائم کیا گیا تھا؛ جب کہ دلّی کالج کا مقصد ہندوستانی عوام کو جدید علوم سے آراستہ کرنا اور ان قدیم اور راسخ اعتقادات پر جدیدیت کا اثر مرتسم کرنا تھا۔ فورٹ ولیم کالج کے تربیت یافتہ طلبا نے انگریزی سامراج کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا؛ جب کہ دلّی کالج کے فارغ التحصیل طلبا نے قوم کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا اور اس کی نشاۃِ ثانیہ کو قریب تر لانے میں عمدہ خدمات سرانجام دیں۔(۱۵)

نوآبادیاتی طرزِ حکمرانی میں اپنے اقتصادی مفاد کے حصول کے لیے سیاست، تہذیب، تعلیم اور عوامی اظہار کو بطور آلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ برطانوی ہند میں فورٹ ولیم کالج اور دہلی کالج میں اردو اصطلاحات کے وضع کرنے کے مقاصد میں بین فرق تھا۔ اسی لیے فریم بیسڈ ٹرمینالوجی کے تحت اگر دونوں اداروں کی وضع کردہ اصطلاحات کا تقابل کیا جائے تو یہ فرق صرفی، نحوی، ساختیاتی اور خالص لسانی سے آگے بڑھ کر اصطلاحات کے استعمال اور قبول تک کے ابلاغی عمل میں واضح نظر آتا ہے۔ فورٹ ولیم کے ابلاغی اور تفہیمی مقاصد محدود اور محض چند افراد کے لیے تھے۔ وہاں اصطلاحات کا عمل تصورات کے ترجمہ تک محدود ہے، اور صرفی و نحوی اغلاط وافر ملتی ہیں۔ نیز فورٹ ولیم کالج کا ذخیرہ اصطلاحات بھی متعین شعبوں تک محدود ہے۔ اس کے مقابل میں دہلی کالج کی اصطلاحات کے واضعین کے سامنے بنیادی مقصد ابلاغ اور اصطلاح کا رواج پانا تھا۔ ان کے متعین کردہ اصول بھی علوم کو وسیع پیمانے پر پھیلانے کے جذبے سے مملو ہیں۔ اس کے نتیجے میں دہلی کالج کی اصطلاحات عملی طور پر وضع ہونے کے بعد نہ صرف رائج ہوئیں بلکہ انھوں نے وہ ابلاغی وظیفہ بہ احسن انجام دیا جس کے لیے یہ ساری کوششیں کی گئیں تھیں۔

حواشی

۱۔ انیتا نیوپینن (Anita Nuopponen)، *Terminology in the International Encyclopedia of Linguistics*، جلد دوم، مرتب: ولیم فرولے (William Frawley)، (اوکسفرڈ: اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس، ۲۰۰۳ء)، ص ۲۲۵

۲۔ ریٹا ٹمرمین (Rita Temmerman)، *Towards New Ways of Terminology Description*، (امریکا: جان بینجمن پبلشنگ کمپنی، ۲۰۰۰ء)، ص ۲۳۰

۳۔ چارلس جے فلمور (Charles J. Fillmore)، *Cognitive Linguistics: Basic Readings*، مرتب: ڈرک گیریئرٹس (Dirk Geeraerts)، (برلن، نیو یارک: موٹن ڈی گریٹر، ۲۰۰۶ء)، ص ۳۷۳

۴۔ پامیلا فیبر (Pamela Faber)، A Cognitive Linguistics View of Terminology and Specialized Language، جلد ۲۰، (برلن: والٹر ڈی گریٹر، ۲۰۱۲ء)، ص ۱۳۲

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۵۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر، ''اردو میں وضعِ اصطلاحات''، مشمولہ ''منتخباتِ اخبارِ اردو''، مرتبہ ڈاکٹر معین الدین عقیل، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۸ء)، ص ۲۸۴

۶۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ''اصنافِ ادب''، (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۸ء)، ص ۱۹۱

۷۔ ڈاکٹر سلیم اختر، ''اردو ادب کی مختصر تاریخ''، (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۳ء)، ص ۲۹۸

۸۔ ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری (مرتّب)، ''اردو اصطلاحات سازی (کتابیات)''، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۴ء)، ص ۳، ۲

۹۔ ڈاکٹر عطش درّانی، ''اردو اصطلاحات سازی''، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۳ء)، ص ۱۸۲

۱۰۔ حامد حسن قادری، ''داستانِ تاریخِ اُردو''، (کراچی: اکیڈیمک آفسٹ پریس، ۲۰۱۲ء)، ص ۸۶، پانچواں ایڈیشن

۱۱۔ ڈاکٹر تبسّم کاشمیری، ''اردو ادب کی تاریخ: ابتدا سے ۱۸۵۷ تک''، (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء)، ص ۵۰۳

۱۲۔ ڈاکٹر انور سدید، ''اردو ادب کی تحریکیں''، (کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۲۰۱۳ء)، ص ۱۷۲، اشاعت ہشتم

۱۳۔ ایضاً، ''اردو میں وضعِ اصطلاحات کا عمومی جائزہ''، مشمولہ ''تحقیق اور اصولِ وضع اصطلاحات پر منتخب مقالات'' مرتّب اعجاز راہی، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء)، ص ۶۴، طبع اوّل

۱۴۔ سیّد باقر حسین نقوی، ''اردو میں اصطلاح سازی کی تاریخ''، مشمولہ ''اصطلاح سازی: تاریخ، مسائل، مباحث''، مرتّبہ ڈاکٹر سلیم اختر، (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۵ء)، ص ۴۳

۱۵۔ ڈاکٹر انور سدید، ''اردو ادب کی تحریکیں''، (کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۲۰۱۳ء)، ص ۲۶۹، اشاعت ہشتم

مآخذ

۱۔ اختر، سلیم، ڈاکٹر، ''اردو ادب کی مختصر تاریخ''، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۳ء

۲۔ ٹمرمین، ریٹا (Temmerman, Rita)، *Towards New Ways of Terminology Description*، امریکا: جان بینجمن پبلشنگ کمپنی، ۲۰۰۰ء

۳۔ درّانی، عطش، ڈاکٹر، ''اردو اصطلاحات سازی''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۳ء

۴۔ سدید، انور، ڈاکٹر، ''اردو ادب کی تحریکیں''، کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۲۰۱۳ء، اشاعت ہشتم

۵۔ ____، ''اردو میں وضعِ اصطلاحات کا عمومی جائزہ''، مشمولہ ''تحقیق اور اصولِ وضع اصطلاحات پر منتخب مقالات'' مرتّب اعجاز راہی، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء، طبع اوّل

۶۔ شاہ جہان پوری، ابوسلمان، ڈاکٹر (مرتّب)، ''اردو اصطلاحات سازی (کتابیات)''، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۴ء

۷۔ فلمور، چارلس جے (Fillmore, Charles J.)، *Cognitive Linguistics: Basic Readings*، مرتب: ڈرک گیریئرٹس (Dirk Geeraerts)، برلن، نیویارک: موٹن ڈی گریٹر، ۲۰۰۶ء

۸۔ فیبر، پامیلا (Faber, Pamela)، A Cognitive Linguistics View of Terminology and Specialized Language، جلد ۲۰، برلن: والٹر ڈی گریٹر، ۲۰۱۲ء

۹۔ قادری، حامد حسن، ''داستانِ تاریخِ اُردو''، کراچی: اکیڈیمک آفسٹ پریس، ۲۰۱۲ء، پانچواں ایڈیشن

۱۰۔ کاشمیری، تبسّم، ڈاکٹر، ''اردو ادب کی تاریخ: ابتدا سے ۱۸۵۷ تک''، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء

۱۱۔ ناصر، نصیر احمد، ڈاکٹر، ''اردو میں وضعِ اصطلاحات''، مشمولہ ''منتخباتِ اخبارِ اردو''، مرتّبہ ڈاکٹر معین الدین عقیل، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۸ء

ISSN: 2519-6332 (Print),   ISSN: 2708-1915 (Online)

۱۲۔ نقوی، سیّد باقر حسین، ''اردو میں اصطلاح سازی کی تاریخ'' مشمولہ ''اصطلاح سازی: تاریخ، مسائل، مباحث''، مرتّبہ ڈاکٹر سلیم اختر، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۵ء

۱۳۔ نیوپینن، انیتا (Nuopponen, Anita)، *Terminology in the International Encyclopedia of Linguistics*، جلد دوم، مرتب: ولیم فرولے (William Frawley)، اوکسفرڈ: اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس، ۲۰۰۳ء

۱۴۔ ہاشمی، رفیع الدین، ڈاکٹر، ''اصنافِ ادب''، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۸ء